ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ایڈیٹر:۔ صادق محمد طاہر

جلد نمبر 5 ماہ ظہور 1378 ہجری شمسی مطابق اگست 1999ء شمارہ نمبر 8

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اُٹھایا جاتا ہے

آنحضرت ﷺ کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اُٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے۔ نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور اپنے اسرار خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کر دیتا ہے اور اپنی نصرتیں اس پر اتارتا ہے اور اپنی برکات اس میں رکھ دیتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے اس کی زبان پر حکمت جاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے نکات لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کیے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلی اس پر فرماتا ہے اور اس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی استجابت دعاؤں میں اور اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابواب معرفت میں اور انکشاف اسرار غیبیہ میں اور نزول برکات میں سب سے اوپر اور سب پر غالب رہتا ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 221-222)

Kiel کے ایک معروف تہوار کے موقع پر جماعت احمدیہ نے بھی سٹال لگایا

جرمن احمدی محترم مبارک جورجی صاحب نے بڑی خوش اسلوبی سے ہزاروں زائرین کو بڑی خوش اسلوبی سے اسلام احمدیت سے متعارف کروایا

کیلر ووخے (ہفتہ کیل) جرمنی کے صوبہ Schleswig-Holstein کا ایک تاریخی تہوار ہے۔ جس میں لاکھوں افراد کے لئے تفریح و دلچسپی کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ اس ہفتہ کے دوران بنی نوع انسان کی روحانی، مذہبی اور علمی راہنمائی کے لئے جماعت احمدیہ کیل نے ایک تبلیغی سٹال لگایا جو کہ ہفتہ بھر صبح 9 بجے تا شام 21 بجے اسلام احمدیت کی نمائندگی میں کام کرتا رہا۔ اسلام احمدیت کے لٹریچر اور کتب پر مبنی اس تبلیغی سٹال کو ایک سفید ٹینٹ میں لگایا گیا تھا جس کی زیبائش و آرائش گزرتے ہوئے ہزاروں افراد کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرتی تھی۔ ٹینٹ کے سامنے ایک بینر پر کلمہ طیبہ جرمن ترجمہ کے ساتھ آویزاں تھا۔ جس کے دونوں اطراف میں Muhammad der Befreier der Frauen, Islam heißt Frieden, Kein Zwang im Glauben کے بینر آویزاں تھے۔ سامنے ایک کشادہ میز پر جرمن، عربی، فرانسیسی، فارسی، انگلش، بوسنین، البانین، روسی اور ترک زبان میں لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب بھی رکھی گئی تھیں۔ دائیں طرف مختلف قسم کا لٹریچر ایک سٹینڈ پر لگایا گیا تھا۔ جبکہ بائیں طرف ایک شیلف پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ قرآن کریم رکھے گئے تھے۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی تصویر بھی آویزاں تھی۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات جرمن ترجمہ کے ساتھ پوسٹرز کی صورت میں رکھے گئے تھے۔

اس تبلیغی سٹال پر کلمہ طیبہ کا بینر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر زائرین کو متوجہ کرتی رہی اور ہزاروں افراد نے سٹال پر رُک کر کلمہ طیبہ کا جرمن ترجمہ پڑھا اور امام آخر الزمان، مہدیٔ دوراں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کو جو درج ذیل تعارف کے ساتھ رکھی گئی تھی دیکھا اور پڑھا۔

Der Verheißene Messias und Mahdi
Hazrat Mirza Ghulam von Qadian
(1835-1908)
Gründer der Ahmadiyya Muslim Jamaat

ہفتہ کیل کے دوران لوگوں نے جماعت کے لٹریچر میں گہری دلچسپی لی اور کثیر تعداد میں لٹریچر حاصل کیا۔ اس طرح مجموعی طور پر جرمن، عربی، فارسی، البانین، بوسنین، انگلش، روسی، ترکی اور فرانسیسی زبان میں کم و بیش 600 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم ہوا۔

19 جون کو افتتاحی تقریب میں محترم کو لمبس خان صاحب ریجنل امیر Schleswig-Mecklenburg، محترم منیر باجوہ صاحب ناظم علاقہ انصار اللہ، محترم منور احمد آصف صاحب ریجنل قائد، مکرم رشید الدین صاحب اور مکرم رزاق احمد صاحب تشریف لائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کے ساتھ اس سٹال کا آغاز کیا گیا امسال شعبہ اشاعت جرمنی کی طرف سے ایک جرمن دوست محترم مبارک جورجی صاحب نے سٹال پر

باقی صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں

Bruchsal میں البانین نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب کے ایک کامیاب اجتماع کا انعقاد

بھائی چارے اور محبت کی فضا میں فٹ بال کا سخت اور دلچسپ مقابلہ ہوا،

ایک مجلس سوال و جواب میں ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ 20 افراد کا قبول احمدیت

مورخہ 4 جولائی 1999ء کو Bruchsal میں البانین نومبائعین اور زیر تبلیغ البانین افراد کے ایک اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ صبح گیارہ بجے بروخسال کے ایک سبزہ زار میں نہایت خوشکن ماحول میں فٹ بال کھیلنے کے لئے تیاری زوروں پر تھی کہ محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب بھی تشریف لے آئے جو کہ البانین لوگوں میں ایک مقبول شخصیت بن چکے ہیں۔ جو بھی ان کی ایک مجلس میں شامل ہوتا ہے اُن کی تعریف کے گن گاتا ہے۔ بعض البانین کہتے ہیں کہ زبان ہماری بولتے ہیں اور خوب بولتے ہیں۔ ایسی اعلیٰ زبان تو ہم بھی نہیں جانتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ خان صاحب موصوف مقام اجتماع میں پہنچتے ہی البانین لوگوں میں گھل مل گئے۔

فٹ بال کے لئے البانین نو احمدیوں اور زیر تبلیغ افراد پر مشتمل دو ٹیمیں تشکیل دی گئیں نیز ایک ٹیم پاکستانی احمدی خدام پر مشتمل بھی بنائی گئی۔ جس میں مکرم خان صاحب بھی تمام وقت فٹ بال کھیلتے رہے۔ چنانچہ پہلے دونوں البانین ٹیموں کا میچ ہوا۔ اس کے بعد فاتح ٹیم کے ساتھ پاکستانی احمدیوں کی ٹیم نے میچ کھیلا جو کہ نہایت سخت مقابلہ کے بعد پاکستانی احمدیوں نے جیت لیا۔ بہر حال یہ سب اخوت و محبت کی فضا میں دوستانہ میچ تھے اس دوران مقامی حلقہ کے لوگ دیگر تیاریوں میں مصروف رہے۔ احباب جماعت بڑے ذوق و شوق کے ساتھ قائد صاحب مجلس اور صدر صاحب کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئے۔ انصار، خدام، اطفال سبھی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس روز دھوپ بھی بڑے زوروں پر تھی لیکن نومبائعین کے جذبہ و شوق کی راہ میں دھوپ کی شدت بھی رکاوٹ نہ بن سکی۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ایسا کامیاب اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی میدان میں کیا گیا تھا اس طرح ایک خوبصورت پکنک کا سماں پیدا ہو گیا۔ اس موقع پر مقامی احباب جماعت مختلف خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کھانے کے بعد تمام البانین احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا جس میں محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب اپنے مخصوص انداز میں حاضرین سے مخاطب ہوئے اور عقائد احمدیت، کوسوا کے حالات اور دیگر موضوعات پر گفتگو کی نیز حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کے آمد کی غرض کے ساتھ بیعت کا فلسفہ بھی بیان کیا۔ اس تسلی بخش گفتگو کے بعد زیر تبلیغ مہمان احباب نے دعوت

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

فرینکفرٹ سٹی کے واقفین نو کا ایک روزہ سہ ماہی اجتماع نیدر ایش باخ میں منعقد ہوا

40 واقفین نو، 42 واقفاتِ نو اور 50 والدین کی شرکت

بفضل خدا فرینکفرٹ سٹی کے واقفین نو کا ایک روزہ سہ ماہی اجتماع 4 جولائی 1999ء بیت القیوم نیدر ایش باخ میں منعقد ہوا۔ جس کی تیاری چار ہفتے قبل ہی شروع کر دی گئی تھی تمام نماز سنٹروں میں جمعہ کے موقع پر اس کے اعلانات بھی ہوتے رہے۔ سیکرٹریان وقف نو کو بھی بتا دیا گیا تھا کہ بچوں کو تیاری نصاب کے مطابق کروائیں اس کے لئے تین گروپ مقرر کئے گئے تھے معیار اول 4 تا 7 سال، معیار دوئم 7 تا 10 سال اور معیار سوئم 10 سال سے زائد عمر کے واقفین نو پر مشتمل تھا۔ بچوں اور بچیوں کے مقابلہ تقاریر کیلئے سیرت آنحضرت ﷺ اور حفظ کے لئے سورۃ البقرہ کا پہلا رکوع مقرر کیا گیا تھا۔ صدر لجنہ فرینکفرٹ اور لوکل امیر صاحب کے مشورہ سے 7 ممبرات پر مشتمل لجنہ کی ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی جس کے اجلاس میں محترم لوکل امیر صاحب نے ان کو ہدایات دیں۔

پروگرام تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم لوکل امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد لڑکوں کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے اور ہال میں لڑکیوں کے ورزشی مقابلہ جات لجنہ نے کروائے جن میں تین ٹانگ کی دوڑ، میوزیکل چیئرز، غبارے پھلانا، اسی طرح لڑکوں کے بھی ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے ساتھ بچوں کو جوس، کیک اور چاکلیٹ بھی دی گئی۔ والدین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ یہ پروگرام چار گھنٹے تک جاری رہا اس دوران ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں۔

باقی صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چند حسین یادیں ــــ چوھدری حمید اللہ ظفر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور پاکستان کے بطل جلیل سر محمد ظفر اللہ خان مرحوم جنہیں ایک طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلند روحانی مقام حاصل تھا تو دوسری طرف انہیں دنیاوی طور پر اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعماء سے نوازا تھا وہ ایک منفرد شخصیت تھی جو ہندوپاک میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں نمایاں سیاسی سوجھ بوجھ رکھتی تھی۔

ایک طرف وہ ہندوستان کے اونچے سیاستدانوں میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے تو دوسری طرف وائسرائے کی عاملہ کے رکن، ہندوستان کے وزیر تجارت وریلوے اور کئی اعلیٰ عہدوں پر کام بھی کیا۔ اس سے قبل وہ وکالت میں شاندار کارناموں کی بدولت اپنی دھاک بٹھا چکے تھے۔ پاکستان بنتے وقت وہ قائداعظم محمد علی جناح کے دست راست تھے۔ باؤنڈری کمیشن کے چیئرمین پھر پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ، نیویارک میں پاکستانی مندوب اور پھر سب سے بڑھ کر اپنی نیک سیرت پر اپنی ماں کی رویاء کی بدولت " ہوگا چیف جسٹس نصراللہ خاں کا بیٹا ظفر اللہ خاں" اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ اعزاز عطا فرمایا کہ وہ عالمی عدالتِ انصاف کے چیف جسٹس بھی تھے اور جنرل اسمبلی کے صدر بھی رہے۔ بیک وقت یہ اعزازات آج تک کسی ایک ذات میں جمع نہیں ہوئے کے متعلق چند باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں۔

میرا گاؤں داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ ہے جو کہ محترم چوہدری صاحب کے ننھیال کا گاؤں ہے۔ آپ اکثر وہاں آیا کرتے تھے آپ کو اپنے ماموں چوہدری عبداللہ خاں مرحوم امیر جماعت احمدیہ داتہ زید کا سے بہت محبت تھی۔ اُن دنوں ڈسکہ سے داتہ زید کا تک سفر آسان نہ تھا۔ ڈسکہ سے پسرور تک بس آتی تھی آگے کا 8-10 میل سفر گھوڑے پر طے ہوتا تھا۔ آپ کے ماموں داتہ زید کا سے گھوڑی بھیج دیا کرتے تھے اور پسرور سے آپ گھوڑی پر داتہ زید کا آتے تھے۔ جب آپ وزیر خارجہ تھے اس وقت بھی یہی صورتحال تھی۔ چنانچہ بابا مہتاب جو ہمارے گاؤں کا چوکیدار تھا بوڑھا آدمی تھا وہ گھوڑی لیکر جاتا تھا لیکن چوہدری صاحب مرحوم پسرور سے بابا مہتاب کو گھوڑی پر زبردستی سوار کردیتے ہیں کہ تم بوڑھے آدمی ہو۔ میں نوجوان ہوں میں چل سکتا ہوں۔ اس طرح سارا سفر بابا مہتاب گھوڑی پر اور چوہدری صاحب پیدل طے کرتے گاؤں کے قریب پہنچ کر بابا مہتاب کہتا چوہدری صاحب آپ سوار ہو جاویں اگر گاؤں والوں نے دیکھ لیا تو میری شامت آجائے گی چوہدری صاحب کہتے اچھا بھائی مجبوری ہے اور پھر گھوڑی پر سوار ہو جاتے داتہ زید کا آکر آپ خوب کھیلا کرتے کبڈی، والی بال اور ہر طرح کی ورزش کرتے تھے۔ جب والدہ صاحبہ مرحومہ ساتھ ہوتیں تو پھر انکے پاس رہا کرتے تھے۔ جب آپ بیرون ملک چلے آئے تو پھر بھی گاؤں جاکر کسی قسم کا فخر نہیں تھا جیسے پہلے آیا کرتے تھے ویسے بعد میں دستور بھی رہا گاؤں میں زبان بھی پنجابی بولا کرتے تھے۔ ایک دفعہ گھٹیالیاں تعلیم الاسلام کالج کی کوئی تقریب تھی اور مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب جو اب امیر ضلع سیالکوٹ ہیں آپ کے ساتھ باتیں کررہے تھے کہ ہماری فیملی کی یہ بات اس طرح، ہماری فیملی کی بات، آپ نے کہا میں پنجابی سمجھتا ہوں "ٹبر" کیوں نہیں کہتے میں سمجھ جاؤں گا۔

آپ نے بہت مصروف زندگی گزاری ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا ذہن عطا فرمایا تھا کہ کبھی تھکتے نہیں تھے بہت کام کیا دن رات کام کیا اللہ پر بڑا توکل تھا اور دعاؤں سے اللہ کی مدد کے طلبگار ہوتے تھے۔ آپ کی بھتیجی چند سال قبل جرمنی آئی اور شدید خواہش پر میرے بچوں سے ملنے تشریف لائیں تو میرے گھر حضرت بابا جی نصراللہ خان صاحب احمد کی تصویر دیکھ کر بہت خوش ہوئیں دیر تک آپ کی باتیں کرتی رہیں پھر بتایا کہ جب بہت کام کرکے آتے تو تھوڑی دیر کے لئے ستاتے تھے کبھی کرسی پر بیٹھ کر آنکھیں بند کرلیتے کہتے مجھے 15 منٹ بعد جگا دینا کبھی 10 منٹ کے لئے سوجاتے تھے اور اس طرح اپنی نیند پوری کرکے تازہ دم ہوکر کام کو چلے جاتے تھے۔

1972ء کے بعد جب میری تبدیلی لاہور ہوئی تو پھر ہر سال لاہور میں ملاقات ہوتی تھی ایک دفعہ میں ملنے گیا تو کہنے لگے کہ جب میں لاہور آتا ہوں مجھے سارے ٹیلیفون نمبر یاد آجاتے ہیں جب لندن جاتا ہوں وہاں کے نمبر یاد ہوتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ایک دفعہ پاکستان سپریم کورٹ کے چیف جسٹس انوارالحق صاحب میرے پاس لندن میں ٹھہرے ہوئے تھے انہی دنوں ان کا بیٹا بھی وہیں تھا انہیں کسی کام کے سلسلہ میں اُسے فون کرنا تھا وہ ڈائری ڈھونڈنے لگے تو میں نے کہا مجھے اس کا نمبر زبانی یاد ہے۔ اتنا تیز حافظہ تھا کہ باپ کو نمبر یاد نہیں بیٹے کا لیکن چوہدری صاحب کو نمبر یاد تھا۔

میں نے اس پر سوال کیا کہ حافظہ کو تیز کرنے کی کیا ترکیب ہے۔ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا

(باقی صفحہ نمبر 4 پر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بار بار پوری ہونے والی ایک رویا

" Friday the 10th " کی روشنی میں

برصغیر پاک وہند کی موجودہ صورتِ حال پر ایک نظر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند سال قبل اپنی ایک رویا کا ذکر فرمایا تھا جس میں "Friday the 10th" کے الفاظ روشن کرکے دکھائے گئے تھے۔ یہ رویا مختلف اوقات میں بار بار پوری ہوئی اور ابھی پوری ہو رہی ہے۔ چنانچہ زیر نظر مضمون میں اس رویا کے برصغیر ہندوپاک کی موجودہ صورتحال پر منطبق ہونے والے حضور انور کے بعض ارشادات پیش کئے جارہے ہیں۔

کراچی میں طوفان اور پھر سرحد میں بمباری کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے خطبہ جمعہ 21 جون 1985ء میں فرمایا

"......چنانچہ جو اطلاعیں ہمیں ملی تھیں وہ تو احباب جماعت کراچی کی طرف سے اس وقت کی اطلاعیں تھیں لیکن بعد کے جو اخبارات کے تراشے موصول ہوئے ہیں نہ صرف یہ کہ اُن سے اس خبر کی غیر معمولی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس واقعہ کا غیر معمولی ہونا بھی واضح ہوتا ہے بلکہ ایسے لوگ جو احمدیت کے شدید معاند ہیں ان کے منہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اقرار کروایا کہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں، یہ کوئی حادثاتی بات نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی بھاری تنبیہ ہے اور اس کے علاوہ پاکستان کی شمالی سرحد پر بھی ایک واقعہ رونما ہوا جس کو غیر معمولی اہمیت دی گئی اور اسے بھی ایک آنے والے خطرے کے نشان کے طور پر پیش کیا گیا اور یہ واقعہ بھی دس جمعۃ المبارک رمضان شریف ہی کو ہوا چنانچہ جو اخبار کے تراشے آئے ہیں ان میں بڑے بڑے مضامین چھپے ہیں اور اس موضوع پر سرخیاں جمائی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ یہ کوئی بہت ہی غیر معمولی اور نہایت ہی خوفناک واقعہ تھا۔

جنگ لندن نے خبر اس سرخی کے تابع شائع کی کہ کراچی میں طوفان کے خطرے نے افراتفری مچا دی۔ ساحلی علاقوں کے لوگوں کی بڑی تعداد گھروں سے نکل بھاگی۔"

"ڈان" نے سرخی جمائی " Cyclone threat" اور اس پر لمبی خبر شائع کی جو ایک صفحے پر نہیں بلکہ دوسرے صفحہ پر بھی جاری رہی اور اسی طرح ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان ہے Panic Grips, Karachi

1:- ان دونوں مضامین کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھوکھا آدمی متاثر ہوئے اور اپنا سب کچھ گھروں میں ہی اسی طرح چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور تمام ذرائع کو عمل میں لاکر حکومت کو بڑی محنت کے ساتھ ان علاقوں کی نگرانی کروانی پڑی تمام نیوی کی کشتیاں جو نیول پولیس کی کشتیاں ہیں وہ سارے علاقے میں پھیل گئیں اور پولیس بھی گشت کرنے لگی لیکن اتنی Panic تھی کہ چور بھی وہاں باقی نہیں رہے وہ بھی بھاگ گئے ورنہ عموماً تھوڑی Panic کے وقت چوروں کی موجیں ہو جایا کرتی ہیں۔ کہتے ہیں کوئی بات نہیں دیکھا جائے گا۔ بالکل اسی طرح گھر چھوڑ کر بھاگے ہیں نوکر تک بھی چلے گئے اور کوئی چوری کا واقعہ نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت خدا کا خوف دلوں پر طاری تھا اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کثرت کے ساتھ اذانیں دی جانے لگیں اور ہمارے ملک میں اذان دینا عموماً اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ خطرہ درپیش ہے چنانچہ ایسے موقع پر استغفار کے طور پر اذان دی جاتی ہے اور یہ علامت ہوتی ہے استغفار

بقیہ:- کیلروونخے میں جماعت احمدیہ کا سٹال

تشریف لاکر 5دن ڈیوٹی۔ محترم جورجی صاحب نے ہماری کافی مدد کی اللہ تعالیٰ ان کو جزادے۔

25جون کو محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی اور ریجنل امیر صاحب رونق افروز ہوئے اور اپنے تجربات کی روشنی میں ہماری راہنمائی فرمائی اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ تبلیغی سٹال کی منصوبہ بندی کا کام قریباً دو ماہ قبل شروع کردیا گیا تھا۔ جس میں صدر صاحب کیل کی زیر صدارت مجلس عاملہ نے سٹال کی خوبصورتی، لٹریچر کی فراہمی اور دیگر کاموں کا جائزہ لیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انصار، خدام، اطفال اور لجنہ نے بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اپنا تعاون پیش کیا اور ڈیوٹیاں دیں۔ ڈیوٹی کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ صبح 9بجے تا شام 4بجے، شام 4 بجے تا رات 9 بجے اور اسی طرح رات بھر حفاظت سٹال کی ڈیوٹی بھی دی گئی۔

لجنہ اماء اللہ نے تین دن (سوموار، منگل، بدھ، 3 بجے تا 5 بجے) تبلیغی سٹال پر ڈیوٹی دی۔ احباب جماعت کیل نے تبلیغ کے اس میدان میں نیک جذبہ اور محض للہ خدمات سرانجام دیں۔ دن کی ڈیوٹی پر حاضر افراد نے ٹینٹ میں اذان کے ساتھ باجماعت نمازیں بھی ادا کیں (الحمدللہ)۔ مولا کریم ہماری ان عاجزانہ کوششوں کو قبول فرمائے اور مزید احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح اس سلسلہ میں خدمات بجالانے والے تمام کارکنان اور کارکنات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ:- محمد شفیق طاہر، سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیل)

☆☆☆☆☆ ☆ ☆☆☆☆☆

کی اور لوگ سمجھتے ہیں کہ جب اذان دی جائے گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی عذاب مقدر ہے وہ ٹل جائے گا"۔

2:۔ شمالی سرحد پر خطرات کے خوفناک بادل:۔ یہ تو پاکستان کے جنوب میں رونما ہونے والا ایک نشان تھا۔ اب شمال کی خبر سنیئے وہاں کی اطلاع کے مطابق جو اخبارات بڑی بڑی سرخیوں کے طور پر شائع ہوئیں اور پھر اس کے ساتھ مضامین بھی آئے۔ 31 مئی بروز جمعہ دس رمضان المبارک کو افغانستان کے مگ 21 ہوائی جہازوں نے چترال میں "دُروش" کے مقام پر جو چترال کا دوسرا بڑا شہر ہے ایک بھرپور حملہ کیا۔ اسمبلیوں اور اخباروں میں خوب شور و غوغا اور نالہ و فریاد کی گئی صوبہ سرحد کے اخباروں نے شہ سرخیاں جمائیں وہاں کے گورنر اور وزیر اعلیٰ موقع پر پہنچے یعنی یہ کوئی عام معمولی بمباری کا واقعہ نہیں تھا بلکہ قومی سطح کی اہمیت کا ایک غیر معمولی واقعہ تھا اور اس کے بعد صدر ضیاء الحق صاحب خود وہاں پہنچے اور وہاں جا کر انہوں نے جو بیان دیا ہے وہ شائع ہو چکا ہے اخباروں میں چنانچہ صدر ضیاء الحق صاحب بھی آپ جانتے ہیں جماعت کے کوئی ہمدردوں میں سے نہیں حکومت کی سطح پر جو شرارت کروانے والے لوگ ہیں ان کو بھی خدا نے نشان دکھایا اور ان سے اقرار کروایا کہ 31 مئی جو دس رمضان کا جمعہ ہے یہ ان کی تنبیہ کے طور پر آیا ہے اور وہ اس کو نظر انداز نہ کریں۔"

(منقول از ماہنامہ انصار اللہ، ماہ جون 1999ء)

3:۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Friday the 10th کے حوالہ سے اپنے خطبہ 10 مئی 1996ء میں ہندوستان کے انتخاب پر جو تبصرہ فرمایا اس سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

بھارتی جنتا پارٹی کی کامیابی:۔ "ہندوستان میں ایک پارٹی جس کا نام بھارتیہ جنتا پارٹی ہے، ابھی حالیہ انتخاب میں جو ہوئے ہیں آج صبح اخبارات میں جو نتائج میں نے دیکھے اس وقت میری توجہ اچانک اس طرف مبذول ہوئی کہ آج کے دن یہ بھی ایک انذاری نشان کا رنگ رکھنے والا واقعہ ہے۔ کبھی بھی بھارت میں ایسے نہیں ہوا تھا کہ تشدد پرست اور اپنے آپ کو وہ کہتے ہیں تشدد سے پاک ہیں ایک خالص مذہبی جماعت جو ہندو مت کے نام پر اُبھری ہو اس اکیلی کو باقی سب جماعتوں پر اکیلے اکیلے اگر مقابلہ کیا جائے تو اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ یعنی ہندو جنتا پارٹی کو بحیثیت پارٹی ہندوستان میں سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں اور کانگرس بھی پیچھے رہ گئی ہے اور نیشنل پارٹی بھی پیچھے رہ گئی ہے اور آزاد ممبران اور چھوٹی چھوٹی پارٹیاں بھی پیچھے رہ گئی ہیں۔ یہ ایک بہت اہم واقعہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں اس کے اثرات ہندوستان تک محدود نہیں رہیں گے لازماً اس کا اثر گرد و پیش کے ممالک پر بھی پڑے گا اور خصوصاً پاکستان اور کشمیر پر یہ بات اثر انداز ہو گی اور کچھ تعلقات کے دائرے بدلیں گے کچھ ایسے واقعات رونما ہوں گے جن کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے دونوں طرف اللہ تعالیٰ عقل و فہم عطا کرے اور اپنے مذہبی جنون کو مناسب حد اعتدال تک لانے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(منقول از الفضل انٹر نیشنل 28 جون 1996ء)

تحقیقاتی عدالت 1953 میں مذہبی جنون پر مبنی پاکستانی علماء کے مؤقف کا کسی قدر خلاصہ پیش خدمت ہے۔

تحقیقاتی عدالت 1953 پاکستان کے علماء نے اپنی ٹیڑھی سوچ اور مذہبی جنون پر مبنی اپنی شریعت کا تصور جب اس عدالت کے چوٹی کے دانشور ججوں کے سامنے پیش کیا تو ان ججز نے ان پر سوال کیا کہ اگر آپ کا یہ بنیادی حق ہے اور اسلامی حق ہے کہ آپ کی شریعت کے تصور کے خلاف مسلمانوں کی اقلیتی جماعت، جماعت احمدیہ آپ سے اگر مختلف تصور رکھتی ہے اور آپ کا اسلام ان کے بنیادی انسانی حقوق کو کلیتاً نظر انداز کرتا ہے تو ایسی صورت میں جو کروڑوں مسلمان تم ہندوستان میں چھوڑ کے آئے ہو جو ہندوستان میں اقلیت میں ہیں اگر تم پاکستان میں ایسا ظالمانہ مؤقف اختیار کرو گے تو ان پر کیا بنے گی اور ان کے خون کی ہولی آپ جیسے بنیاد پرست پنڈتوں کے ذریعہ ہندوستان میں کھیلی جا سکتی ہے۔ اس عدالت میں مولانا مودودی صاحب نے یہ جواب دیا تھا "ہاں میں خوب سمجھتا ہوں اس کے باوجود میں اپنے موقف پر قائم ہوں چوٹی کے ججوں نے اس زمانہ میں اس بات کو بھانپ لیا تھا اور گویا یہ پیشگوئی کر دی تھی کہ تم ایسا کرو گے تو پھر اس کے لئے تیار ہو جاؤ"۔

تحقیقاتی عدالت میں کانگرس نما علماء نے شریعت اسلامی کا جو بھیانک ظالمانہ تصور پیش کیا تھا۔ دراصل یہ اسلام اور پاکستان کی وحدت یکجہتی اتحاد کے خلاف ایک سازش تھی اس سازش کے تحت ہندوستان کی بنیاد پرست ہندو جماعتوں کو اس سے بھی ظالمانہ موقف مسلمانوں کے خلاف اختیار کرنے کا موقع مل گیا پس اس طرح پاکستان میں اسلام کے نام پر مظالم کی بازگشت لازماً ہندوستان سے آنی تھی۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس کے ردعمل میں جنتا پارٹی نے ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف جو ظالمانہ مؤقف اختیار ہوا ہے اس جماعت کی کامیابی سے یہ سارا پس منظر میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔• اس کا نقشہ حضور اپنے اسی خطبہ میں یوں پیش فرماتے ہیں:۔

"آج وہ دن چڑھا جس میں ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ ظلم کا دور دیکھنے کی بدنصیبی بھی نصیب ہوئی۔ پہلے ہی ہندوستان کے مسلمانوں پر بہت ظلم ہوتے رہے ہیں ابھی بھی ہو رہے ہیں لیکن جب یہ مذہب کے نام پر قانون بنا کر کئے جائیں تو بظاہر انفرادی طور پر بھیانک نہ بھی دکھائی دیں قوموں کی روح کچلی جاتی ہے ایک بڑے وسیع پیمانے پر قوم قتل کی جاتی ہے اب یہ قومی قتل ہے یہ انفرادی قتل اور انفرادی ظلم سے، بہت زیادہ سنگین بات ہے ہندوستان میں مسلمان پہلے ہی اپنے حقوق کی جنگ لڑنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن جب ان کی تمام تہذیبی اقدار کو یکسر پامال کر دیا جائے گا اور اس قانونی حق سے محروم کر دیا جائے گا کہ اسلام ایک مذہب ہے جسے اختیار کرنے کا جیسا کہ مسلمان سمجھتے ہیں ان کو اجازت نہیں تو پھر جو بھیانک نقشہ نمودار ہو گا اس کا آپ اس وقت تصور بھی نہیں کر سکتے احمدی اس دور سے گذرے ہیں احمدی جانتے ہیں کہ پھر ایسے دلوں پر کیا گذرتی ہے جن کے بنیادی حقوق ان سے چھین لئے جائیں اس نام پر کہ ہم مذہب کا مطلب سمجھتے ہیں ہمیں حق ہے اس کے مطابق عمل کریں تم جو مذہب کا مطلب سمجھتے ہو تمہیں حق نہیں ہے کہ اس کے مطابق عمل کرو کیونکہ تم ایک اقلیت ہو۔" (خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 3 مئی 1996ء منقول الفضل انٹر نیشنل 28 جون تا 4 جولائی 1996)

آج کارگل کے نام پر واجپائی حکومت دن بدن شدت پیدا کر رہی ہے اور یہ جنون باقاعدہ جنگ میں تبدیل میں ہوتا نظر آ رہا ہے کشمیر کی موجودہ کشیدگی نے تمام کنٹرول لائن کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ بھارتی وزیر داخلہ اور بھارتی جنتا پارٹی کے لیڈر ایل کے ایڈوانی، بھارتی کمانڈر انچیف اور وزیر دفاع کے بیانات میں یہ دھمکی بھی موجود ہے کہ ہم کنٹرول لائن پار کر لیں گے

(شیخ عبدالمجید)

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

اے حبیبِ کبریا، اے محسنِ انسانیت
آپ کی خاطر بنے ارض و سماء لیل و نہار

وادیٔ یثرب جو تھی بے جان بے برگ و ثمر
آپ کے نقشِ قدم سے آگئی اُس پر بہار

اک بڑی مدت سے جنہیں شرک ہی محبوب تھا
مثلِ پروانہ ہوئے توحیدِ حق پر وہ نثار

ہے دلِ طاہر کی خواہش آپ کا ہو جاں نثار
آپ کی طاعت ملے تو باعثِ صد افتخار

(ابوظفار طاہر)

فرینکفرٹ سٹی کے واقفین نو کا اجتماع

سات بجے مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے اختتامی خطاب فرمایا بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے، والدین سے بھی گفتگو کی اور بعض بچوں سے سوالات بھی پوچھے۔ پانچ والدین نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے بچوں کو اگلی سہ ماہی میں 10 آیات قرآنیہ زبانی یاد کروائیں گے۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع ختم ہوا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی کامیاب رہا۔ اس اجتماع میں 40 واقفین نو، 42 واقفات نو اور 50 والدین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بابرکت مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ:۔ مقصود احمد باجوہ، سیکرٹری وقف نو، فرینکفرٹ سٹی)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم مظفر احمد (نائب صدر اول و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ سدرہ جمیل بنت جمیل احمد خان صاحب (جیالوجسٹ اٹامک انرجی کمیشن پاکستان) محترم نور احمد صاحب منیر نے مورخہ 31 مارچ 1999ء کو دار الذکر لاہور میں 12,000 جرمن مارک حق مہر پر کیا۔ عزیزم مظفر احمد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (معالج خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا) پڑپوتا اور ڈاکٹر محمد احمد خانصاحب (مرحوم) آف فضل عمر ہسپتال ربوہ کا پوتا ہے۔ عزیزہ سدرہ جمیل بھی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑنواسی اور محترم عبدالواحد خان صاحب (مرحوم) کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو نہ صرف ہر دو خاندانوں بلکہ احمدیت کیلئے بھی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (لیفٹیننٹ کمانڈر (ر) مبشر احمد، Offenbach)

پتہ مطلوب ھے

محترمہ رضوانہ خالد صاحبہ وصیت نمبر 29852 کا پوسٹل ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر وہ خود یا ان کے بارے میں علم رکھنے والے احباب یہ اعلان پڑھیں تو ازراہ کرم شعبہ وصایا جرمنی کو مطلع فرمائیں۔

المُعلِن

(محمد رشید جوئیہ، سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ جرمنی)

ریجن بادن میں سینکڑوں افراد کا قبول احمدیت

ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا، مختلف جماعتوں کی مساعی کا تذکرہ

جماعت Schwetzingen میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کچھ اس طرح سے ہوئی کہ اُن کے علاقہ میں البانین و دیگر اقوام پر مشتمل ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ جنہیں حکمت کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جانے لگا اس کے نتیجہ میں مخالفت شروع ہو گئی لیکن مکرم رشید احمد صاحب صدر جماعت اور اُن کے رُفقاء نے پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت خلق شروع کر دی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجہ میں وہاں احمدیت کا پودا لگا یعنی چند البانین افراد کو محترم ڈاکٹر زکریا خان صاحب کی میٹنگ میں شامل کیا گیا جس پر اُنہوں نے عقائد احمدیت کو سمجھتے ہوئے بیعت کر لی اور دوسروں تک بھی پیغام پہنچانے کا وعدہ کیا۔ اس طرح میٹنگز کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور خدا کے فضل کے ساتھ لوگوں نے احمدیت کے لئے دروازے کھول دیئے۔ اس کے نتیجہ میں گرد افراد تک بھی پیغام پہنچنے لگا اور لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہونے لگے۔ کئی تبلیغی کاوشوں کے ذریعہ چند ماہ میں سینکڑوں بیعتیں ہوئی ہیں۔ جن میں بڑی تعداد البانین افراد کی ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَھُمْ۔

جماعت Bruchsal میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے البانین قوم میں تبلیغی مواقع حاصل ہوئے۔ تقریباً ایک صد کے قریب بیعتیں ہوئیں۔ خدا کے فضل سے محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب کے طریقہ بیان میں ایسی تاثیر ہے کہ لوگ اُن کی باتوں کے قائل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جماعت بروخسال کو پچھلے دنوں ایک تربیتی اجتماع برائے نومبائعین منعقد کرنے کی بھی توفیق ملی جو کہ نہایت کامیاب رہا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس موقع پر خاکسار محترم زکریا خان صاحب کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوا تو مکرمی زکریا خان صاحب بھی ایک ٹیم میں کھیلے اس سے البانین نوجوان بہت خوش ہوئے۔ اس دوران ترجمانی کے فرائض بھی مکرمی زکریا خان صاحب نے ادا کئے۔

جماعت Gaggenau:- خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے تبلیغی مواقع موجود ہیں جن سے گاہے بگاہے مقامی عہدیداران فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں مقامی صدر صاحب اور قائد صاحب مجلس نیز مکرم مبارک باجوہ صاحب نے مختلف اوقات میں میٹنگز کے دوران سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچایا جس کے نتیجہ میں سینکڑوں بیعتیں ہوئیں۔ ایک پروگرام کے دوران جو کہ محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ البانین افراد نے بڑی دلچسپی کے ساتھ تیار کیا اور لوگوں کو اکٹھا کیا نشست کے لئے ایک نہایت خوبصورت کمرہ تیار کیا گیا تھا اور محترم زکریا خان صاحب کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔

جماعت Freiburg میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مقامی صدر جماعت مکرم خواجہ لطیف صاحب نہایت محنت اور لگن کے ساتھ تبلیغ کے میدان میں سرگرم عمل ہیں۔ گذشتہ دنوں ایک نو احمدی البانین مکرم سکندر صاحب کے ساتھ مل کر ایک میٹنگ کی گئی جس میں سترہ فیملیز کے افراد شامل ہوئے۔ بفضل خدا اس کے نتیجہ میں 46 بیعتیں ہوئیں فالحمد للہ۔

جماعت Leimen میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب کے ساتھ مختلف اوقات میں البانین افراد کے ساتھ میٹنگز ہوئیں جو کہ نہایت کامیاب رہیں۔ زکریا نامی ایک نو احمدی البانین نے بھرپور تعاون اور لگن کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ باقی لوگوں کو بھی اس طرف لائیں گے۔

جماعت Lahr میں ایک نہایت کامیاب البانین میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ نو احمدی بھائی بسیم صاحب نے بڑے دلچسپ انداز میں پیغام احمدیت پہنچایا اس موقع پر جو بات خاص طور پر قابل ذکر ہے جس کا خاکسار نے خود مشاہدہ کیا کہ جب بسیم صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کرنے کے بعد لوگوں کے سوالات کے جوابات دے دیئے تو سب افراد نے بیعت فارم تو لے لئے لیکن ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگ گئے۔ نوجوان بڑوں کی طرف دیکھ رہے تھے کہ وہ پہلے پُر کریں اس موقعہ پر خواتین بھی شامل تھیں چنانچہ انہوں نے بیعت فارم لئے اور فوراً پُر کرنے شروع کر دیئے جب کچھ فارم مکمل ہو گئے تو مرد حضرات نے بھی فارم پُر کرنے شروع کر دیئے۔ اس موقع پر خدا تعالیٰ نے ایمان میں خواتین کو سبقت لے جانے کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مزید استقامت عطا فرمائے۔

جماعت Heilbronn بھی دعوت الی اللہ کے میدان میں سرگرم ہے صدر صاحب مقامی اور سیکرٹری صاحب تبلیغ بڑی محنت سے پروگرام منعقد کر کے پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔ البانین اور ترک افراد میں زیادہ مساعی ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو بار آور فرمائے۔ مکرمی ریجنل امیر صاحب بھی دعوت الی اللہ کے میدان میں ہر وقت سرگرم رہتے ہیں۔ تمام تبلیغی امور میں ذاتی دلچسپی لے کر بہت ہی عمدہ راہنمائی کرتے رہتے ہیں اس مرتبہ محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب کے دورہ کے موقع پر مہمان نوازی کے فرائض ادا کرنے کی توفیق بھی محترم ریجنل امیر صاحب کو ملی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

جہاں تک تربیت نومبائعین کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ریجنل شعبہ تبلیغ و تربیت کے تحت مختلف اجتماعات کے انعقاد اور دیگر ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے کاموں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی سٹال کے سلسلہ میں بھی ریجن بادن کی جماعتوں کو پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جن جماعتوں میں باقاعدہ تبلیغی سٹال لگائے جا رہے ہیں اُن کے نام بغرض دعا شامل اشاعت ہیں۔ Bruchsal, Karlsruhe, Freiburg, Heilbronn, Heidelberg, Leimen۔ اللہ تعالیٰ جملہ داعیان الی اللہ کو دین و دنیا کی بہترین حسنات عطا فرمائے۔ (آمین)

(رپورٹ:۔ شکیل احمد بٹ، سیکرٹری تبلیغ ریجن Baden)

بقیہ:- البانین نومبائعین کا اجتماع

حق کو قبول کرتے ہوئے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

اگر ایسے اجتماعات دیگر جماعتوں میں بھی منعقد کئے جائیں تو بفضل خدا اچھے نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں جو کہ تالیف قلوب کے ساتھ ساتھ تربیتی نقطہ نظر سے بھی بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس اجتماع میں 10 نومبائعین اور 40 دیگر مہمانوں سمیت 50 احباب نے تشریف لا کر استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے نیک اور بابرکت مقاصد کے حصول میں کامیابی عطا فرمائے۔

(رپورٹ:۔ شکیل احمد بٹ، ریجنل سیکرٹری تبلیغ بادن)

بقیہ:- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ

ایک شعر پڑھا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ پھر خود ہی مطلب بتایا کہ "جتنا نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرتے جاؤ گے اتنا ہی حافظہ تیز ہوگا"

میں نے یہی سوال آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اسد اللہ خان مرحوم بار ایٹ لاء سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور سے کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جتنا زیادہ سے زیادہ قرآن مجید پڑھو گے اتنا ہی حافظہ زیادہ ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں دونوں کا مطلب ایک ہی ہے کیوں کہ قرآن مجید کا مطالعہ بھی نیکی اور تقویٰ میں ترقی عطا کرتا ہے۔

آپ کے لباس میں بہت سادگی تھی اتنا بڑا آدمی ہو کر ایسا سادگی کا مظاہرہ کرتے تھے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ایک دفعہ آپ دار الذکر لاہور جمعہ پڑھنے آئے جمعہ کے بعد خاکسار نے کوشش کی کہ آپ کو جوتا پہنائے چنانچہ جو سب سے اچھی جوتی تھی میں نے سوچا یہ آپ کی ہو گی آپ اس طرف نہیں گئے پھر سوچا اس سے کمتر ہے اس کی طرف بھی نہیں گئے ان سب جوتیوں میں جو سب سے پرانے ڈیزائن کی تھی جسے لوگ ترک کر چکے تھے آپ کی وہ جوتی تھی میں جب پہنانے لگا تو سختی سے منع فرما دیا اور فرمایا میں خود پہنوں گا۔ ابھی آپ نے ایک پاؤں میں جوتی پہنی تھی کہ مکرم کرنل محمد سعید صاحب جو آجکل غالباً کینیڈا میں نیشنل سیکرٹری وصایا ہیں وہ آگئے انہیں یہ علم نہیں تھا کہ مجھے وہ منع کر چکے ہیں چنانچہ انہوں نے جوتی پہنانے کی کوشش کی انہیں بھی منع فرما دیا۔ اب کرنل صاحب کھڑے ہو گئے ہاتھ چھاتی پر رکھ کر مؤدب ہو کر کہنے لگے چوہدری صاحب میں آپ کا خادم محترم چوہدری صاحب جو مرتبہ میں کرنل صاحب سے کہیں بڑے تھے اور اس وقت آپ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے چیئرمین تھے نے فرمایا نہیں کرنل صاحب میں آپ کا خادم ہوں۔ واقعی وہ سب کے خادم تھے کتنے یتیم، بیوائیں، محتاج، طالب علم تھے جن کی وہ ہر ماہ مدد کیا کرتے تھے نہ چوہدری صاحب کو علم تھا کہ وہ کتنوں کی مدد کر رہے ہیں۔ وہ اسلام کے خادم تھے وہ انسانیت کے خادم تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ چین سکینت و اطمینان عطا فرمائے۔ آنحضرت ﷺ کا خاص قرب عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دنیا میں رفاقت بخشی اگلی دنیا میں بھی آپ کی رفاقت نصیب کرے۔ آمین۔

مخالفت ہمارے لئے کھاد کا کام دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی صداقت اس وقت ظاہر ہوئی جب Zwickau میں جماعت احمدیہ کے سٹال کے ساتھ مخالفین بینر لے کر کھڑے ہو گئے جس پر لکھا تھا کہ "ہمیں مسجد نہیں چاہیئے" یوں لوگوں کی توجہ ان کی مخالفت کی بناء پر جماعت احمدیہ کے سٹال کی طرف مبذول ہوئی چنانچہ بفضل خدا سینکڑوں کی تعداد میں لوگ لٹریچر اور تعارف حاصل کر کے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ (رپورٹ:۔ بشیر احمد ریحان، صدر جماعت Zwickau)